چائلڈ لیبر اور اسلامی تعلیمات

پروفیسر محمد ارشد

آج کل بین الاقوامی سطح پر جن چند مسائل کا تذکرہ کیا جاتا ہے ان میں سے ایک چائلڈ لیبر (child labour) یعنی بچوں کی مشقت و مزدوری بھی ہے۔ انسانی حقوق کی عالمی تنظیمات اور مغربی ممالک تیسری دنیا کے غریب ممالک، کے خلاف (جن میں پاکستان بھی شامل ہے) ایک عرصے سے پراپیگنڈا کر رہے ہیں کہ ایسے ممالک جن میں بچوں سے مشقت لی جاتی ہے ان کی امداد بند کر دی جائے اور جن صنعتوں میں ان سے مزدوری کروائی جاتی ہے بین الاقوامی منڈی میں ان کے تیار شدہ مال کی خرید و فروخت پر پابندی اور اس طرح کی دیگر پابندیاں لگادی جائیں۔ اس حوالے سے ان کا موقف یہ ہے کہ بچوں سے ان کی استعداد سے بڑھ کر مشقت ظلم کے مترادف ہے اور وہ اس ظلم کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ ہم اس آرٹیکل میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیں گے چنانچہ سب سے پہلے ہم اس کے مفہوم پر بات کرتے ہیں۔

چائلڈ سے مراد:

عربی لغت میں انسانی زندگی کے مختلف مراحل کے لئے بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں (۱) جیسے جنین، صبی، غلام، یافع، شاب، بالغ، جزور، فتی، رجل، کہل، شیخ وغیرہ مگر یہاں لفظ صبی اور بالغ کی وضاحت کی جارہی ہے کیونکہ ان کا باہم تعلق بھی ہے اور اس بحث کا انحصار بھی اسی پر ہے۔ فقہائے اسلام ''صبی'' (بچے) کا اطلاق ایسے فرد پر کرتے ہیں جو بلوغت کو نہ پہنچا ہو امام جلال الدین سیوطی اس کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

والفقهاء يطلقون الصبي على من لم يبلغ (۲)

اور فقہاء صبی (بچے) کا اطلاق اس پر کرتے ہیں جو ''صبی'' اس وقت تک ہوگا جب تک (وہ) بالغ نہیں ہو جاتا ہے۔

بلوغت کے حوالے سے ہم ذیل میں تذکرہ کرتے ہیں۔

بالغ: جب دور صبی ہو تو بلوغت کا آغاز ہوتا ہے اب دیکھنا یہ کہ بلوغت کا آغاز کب ہوتا ہے؟

☆التاسيس خير من التاكيد ☆ تاسیس تاکید کی نسبت بہتر ہوتی ہے☆

بلوغت کی پہچان کے طریقے:

بلوغت کی پہچان کے چند طریقے حسب ذیل ہیں۔(۳)

۱۔ عمر...... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین کے نزدیک ۱۵ سال (مرد و عورت) امام ابو حنیفہ کے نزدیک ۱۷ سال (عورت) ۱۸ سال (مرد) قانونی ڈکشنری میں اٹھارہ سال کو حد بلوغت بیان کرتے ہوئے (۴) after reaching the age of 18 کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

نوٹ: عمر میں اختلاف کی وجہ سے، یہ ہے کہ عادت میں کمی وبیشی ممکن ہے۔ بعض اوقات موسم اور حالات کی تبدیلی کی وجہ سے بلوغت کی عمر میں فرق ہو جاتا ہے ہر ایک نے اپنے علم کے مطابق اس کی حد مقرر کی۔ بعض اوقات بارہ سال کی عمر میں بلوغت پائی گئی ہے۔

۲۔ احتلام کا ہونا۔

۳۔ زیر ناف بالوں کا اگنا۔

۴۔ بغل کے بال۔

۵۔ ڈاڑھی کا آنا۔

۶۔ حیض۔

۷۔ مونچھیں آنا (مردوں کے ساتھ مخصوص علامات)۔

۸۔ حاملہ ہونا (خواتین کے ساتھ مخصوص علامات)۔

لیبر (labour):

لفظ صبی اور بالغ کی وضاحت کے بعد اب ہم لیبر (labour) کا جائزہ لیتے ہیں چنانچہ اس سے مراد دو چیزیں ہیں۔(۱) جسمانی مشقت، (۲) ذہنی مشقت۔

آکسفورڈ ڈکشنری میں (۵) bodily or mental work کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ بچے سے جو مشقت لی جاتی ہے اس کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ زراعت کے میدان میں۔

۲۔ چھوٹی صنعتوں میں۔

۳۔ گھریلو ملازمت (۱)

ا۔زراعت کے میدان میں:

دیہاتوں میں بچوں سے بعض اوقات ان کی استعداد اور ہمت سے بڑھ کر کام لیا جاتا ہے اور بعض اوقات ان کی استعداد کے مطابق بھی کام لیا جاتا ہے۔

۲۔چھوٹی صنعتوں میں:

دیہاتوں اور شہروں میں عام طور پر بچوں سے کم اجرت پر کام حاصل کرنے کے لیے اور ان کے والدین بچوں کے ذریعے روزی کمانے کے لئے ان سے دستکاری، اینٹیں بنانے، تعمیری کام، ماہی گیری، گلیوں میں جوتے پالش کرنے، ہسپتالوں میں صفائی قالین سازی وغیرہ کا کام لیتے ہیں۔ایسے کاموں سے بچوں کی جسمانی اور عقلی صحت متاثر ہوتی ہے۔

۳۔گھریلو ملازمت:

شہروں میں عام طور پر بچوں کو ملازم رکھا جاتا ہے بعض اوقات ان سے زیادہ کام لیا جاتا ہے اور چھٹی نہیں ملتی، رہائش اور خوراک مناسب نہیں ملتی اور بعض اوقات سہولیات بھی ملتی ہیں۔

نوٹ: ان تینوں صورتوں میں عام طور پر بچے تعلیم و تربیت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

چائلڈ لیبر اور موجودہ اعداد شمار:

اس وقت انٹرنیٹ پر موجود اعداد و شمار کے مطابق ۲۰ ملین (۲ کروڑ) سے زائد بچے کام کر رہے ہیں مذکورہ تعداد کا ۲۵ فیصد حصہ افریقہ میں جبکہ ۱۸ فیصد ایشیا میں کام کر رہا ہے۔پاکستان میں کئی ملین بچے کام کر رہے ہیں حالانکہ یہاں کے قانون میں ۱۴ سال سے کم عمر بچوں سے کام لینے کی ممانعت بھی موجود ہے تقریباً چار ملین (۴۰ لاکھ) فل ٹائم کام کرتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ تعداد جزوقتی کام کرنے والوں کی ہے۔

اقوام متحدہ اور بچوں کے حقوق:

ہم یہاں اقوام متحدہ کے ماتحت ۱۹۴۶ء کو بچوں کی حالت سدھارنے کے لیے قائم ہونے والے مخصوص ادارے یونیسف (unicef) کے زیر اہتمام بچوں کے حقوق پر عالمی کنونشن کی سفارشات

کے اہم مقامات کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ انسانی حقوق کے عالمی کنونشن میں اقوام متحدہ نے باضابطہ اعلان کے ذریعے زمانہ طفولیت کو خاص احتیاط اور تعاون کا عنوان دیا۔ اس میں یہ کہا گیا کہ خاندان کے تمام ممبرز کو پرورش، صحت اور خوشحالی کے لئے قدرتی ماحول کی ضرورت ہے خاص طور پر بچے کہ ان کو ضروری تحفظ (protection) اور تعاون (assistance) حاصل ہونا چاہئے تا کہ وہ معاشرے میں رہتے ہوئے مکمل طور پر اپنی ذمہ داریوں کو قبول کرسکیں۔ یہ بات تسلیم کی گئی کہ بچے کو اپنی شخصیت کی مکمل اور بے ضرر ترقی کے لئے اپنے خاندان کے پرمسرت، محبت بھرے اور ہم آہنگی کے ماحول میں جوان ہونا چاہیے۔ اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ ایسے تمام ممالک جہاں بچے خاص طور پر مشکل حالات میں زندگی بسر کررہے ہیں کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ہر ملک اور بطور خاص ترقی پذیر ممالک میں بچوں کے موجودہ حالات کو بہتر بنانے کے لیے عالمی تعاون کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا (htt.// www.unicef :org /cre/preamble.htm)

ابتدائیہ کے بعد بچوں کے حوالے سے بنائے گئے قوانین کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

آرٹیکل نمبر ۱: ایک بچے سے مراد ہر وہ انسان ہے جو اٹھارہ سال سے کم ہو۔

آرٹیکل نمبر ۲: تمام ممالک کو مناسب اقدامات لینے چائیں تا کہ تمام قسم کے امتیازات کے خلاف بچے کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

آرٹیکل نمبر ۳: بچوں کے متعلق تمام اقدامات خواہ وہ عوام کے ذریعے لیے جائیں یا پرائیوٹ سماجی بہبود کے اداروں عدالتوں کا انتظامی حکام یا قانونی تنظیمات کے ذریعے، بچوں کا بہترین مفاد بنیادی توجہ کا مرکز ہونا چاہئے۔

آرٹیکل نمبر ۴: ممالک کو اپنے میسر وسائل کے مطابق جہاں ضرورت ہو عالمی تعاون کے ڈھانچے میں رہ کر زیادہ سے زیادہ اقدامات لینے چائیں۔

آرٹیکل نمبر ۵: ممالک کو بچے کی بقاء اور ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ ممکنہ اقدامات لینے چائیں۔

آرٹیکل نمبر ۷: ممالک کو اپنے قومی قوانین کے ذریعے اس میدان میں عالمی دستاویزات کے مطابق ان حقوق کے نفاذ کو یقینی بنانا ہوگا۔ (htt://www.unicef.org/cre/part1.htm)

مختلف ممالک میں ان اقدامات کی روشنی میں بچوں کی بہتری کیلئے قوانین بنائے گئے۔ اسی طرح پاکستان میں بھی بچوں کے حقوق بطور خاص ان سے مشقت لینے کے حوالے سے قوانین بنائے گئے۔

چائلڈ لیبر اور ملکی قوانین:

پاکستان میں رائج ایسے قوانین جن میں صراحۃً، یا ضمناً لیبر کے حوالے سے ہے تذکرہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) کانوں کے متعلق ایکٹ ۱۹۲۳ء۔

(۲) کارخانہ جات ایکٹ ۱۹۳۴ء۔

(۳) بچوں کی ملازمت کا ایکٹ ۱۹۳۸ء (۱۹۹۱ء کے قانون کی وجہ سے اب یہ منسوخ ہو چکا ہے)۔

(۴) دوکانات اور ادارہ جات کا قانون ۱۹۶۹ء۔

(۵) بچوں کی ملازمت کا قانون ۱۹۹۱ء۔

ہم اس مقام پر بچوں کی ملازمت کے قانون ۱۹۹۱ء میں اہم امور کا خلاصۃ بیان کررہے ہیں جس میں بچوں کی خاص پیشوں میں ملازمت پر پابندی اور بچوں کے کام کے حالات کو بہتر بنانے کا بیان ہے۔

بچے کی تعریف:

اس سے مراد ہر وہ انسان ہے جو چودہ سال سے کم عمر کا ہو اگر کسی کی عمر چودہ سال سے زائد مگر اٹھارہ سال سے کم ہو اس کو (adolescent) کہتے ہیں۔

نوٹ: اقوام متحدہ اور پاکستان کے قوانین میں بچے کی تعریف میں عمر کے فرق کی وجہ جاننے کے لیے گذشتہ صفحات میں بلوغت کے حوالے سے دی گئی تفصیلات کو دوبارہ پڑھیے۔

بچوں کے حقوق کی قومی کمیٹی:

وفاقی حکومت کو کہا گیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام بچوں کے حقوق پر کنونشن کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے بچوں کے حقوق کی قومی کمیٹی بنائے تاکہ وہ وفاقی حکومت کو بچوں کے حقوق پر عمل درآمد کی صورت حال سے آگاہ کرے۔

بچوں سے کام کروانے کے ضوابط:

چودہ سال یا اٹھارہ سال سے کم عمر والوں سے اگر کام لیا جائے تو درج ذیل امور کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ ایک بچے سے لگاتار تین گھنٹے سے زائد کام نہیں لیا جاسکتا کام کروانے کی مدت بشمول ایک گھنٹے کے

درمیانی آرام کے سات گھنٹے سے نہیں بڑھ سکتی سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے کے بعد کام پر نہیں لگایا جا سکتا۔ کسی بچے سے اضافی وقت (over time) نہیں لیا جا سکتا۔ ایک جگہ کام کرنے والے بچے سے دوسری جگہ کام نہیں لیا جا سکتا۔ ہفتہ وار چھٹی ضروری ہوگی اور اس کو نوٹس بورڈ پر آویزاں کیا جائے۔

رجسٹر کی تیاری:

آجر کو ایک رجسٹر تیار کرنا ہوگا جس کو انسپکشن کے وقت چیک کیا جا سکتا ہے اس رجسٹر میں درج ذیل چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ کام کرنے والے بچوں کی تاریخ پیدائش۔

۲۔ کام اور وقفے کے اوقات۔

۳۔ بچوں سے لیے جانے والے کام کی نوعیت۔

بچوں کے تحفظ اور ان کی صحت کے لیے اقدامات:

جہاں بچے کام کرتے ہیں وہاں ان کے تحفظ اور ان کی صحت کے تحفظ کے حوالے سے یہ اقدامات لینے چاہیں۔

۱۔ کام کرنے کی جگہ کا صاف ستھرا ہونا۔

۲۔ ردی کو ٹھکانے لگانے کے انتظامات۔

۳۔ جگہ کا ہوادار ہونا۔

۴۔ گرد وغبار سے بچاؤ۔

۵۔ روشنی کا مناسب انتظام۔

۶۔ پینے کے پانی کی فراہمی۔

۷۔ لیٹرین کا انتظام۔

۸۔ آنکھوں کا تحفظ۔

۹۔ استعداد سے بڑھ کر بوجھ نہ ہو۔

☆ اذا تعارض الحقوق قدم منها المضيّق ☆

۱۰۔ چلتی ہوئی اور خطرناک مشنری کے نزدیک کام نہ کریں۔

ممنوع پیشے:

اس قانون میں چودہ سال سے کم عمر بچوں کے لیے درج ذیل کام کروانا منع ہے۔

۱۔ قالین سازی۔

۲۔ سیمنٹ بنانا اور اس کی پیکنگ۔

۳۔ کپڑے بننا اور رنگ کرنا۔

۴۔ ماچس بنانا اور دھماکہ خیز مواد تیار کرنا۔

۵۔ صابن بنانا۔

۶۔ عمارت کی تعمیر۔

۷۔ سلیٹ پنسل بنانا۔

۸۔ پتھر کی تراش۔

۹۔ ریلوے اسٹیشن یا پٹری بچھانے یا ریلوے لائنوں کے درمیان کام کرنا۔

۱۰۔ مسافروں یا ساز وسامان کی ترسیل کی جگہ۔

۱۱۔ چلتی گاڑیوں میں چیزیں بیچنا۔

۱۲۔ بندرگاہ پر کام اور اس طرح کے بعض دیگر خطرناک کام۔

خلاف ورزی پر سزا:

(۱) بچوں کو ممنوع جگہوں اور مذکورہ شروط کو پورا کیے بغیر مزدوری کروانے پر زیادہ سے زیادہ ایک سال قید یا بیس ہزار جرمانہ یا دونوں سزائیں بھی ہوسکتی ہیں۔

(۲) اگر دوبارہ اس غیر قانونی کام کا ارتکاب ہو تو کم از کم چھ ماہ قید سے دو سال تک قید سنائی جا سکتی ہے۔(employment of children act,1991)

آئین پاکستان اور چائلڈ لیبر:

پاکستان کے آئین میں بھی چائلڈ لیبر کے حوالے سے بنیادی امور کا ذکر اس طرح ہے۔

No child below the age of fourteen years shall be engaged in any factory or mine or any other hazardous employment (constitution of pakistan page no,7) چودہ سال سے کم عمر کسی بچے کو کسی فیکٹری یا کان یا کسی دوسری خطرناک ملازمت پر نہیں لگایا جاسکتا۔

شرعی احکام کی روشنی میں ان قوانین پر تبصرہ:

اقوام متحدہ کی سفارشات اور ملکی قوانین میں بچوں کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔اس ضمن میں یہ امور قابل توجہ ہیں۔

۱۔ بچوں سے ان کی استعداد سے بڑھ کر کام لینے کی ممانعت کی گئی ہے۔قرآن حکیم نے اس حوالے سے بنیادی ضابطے کا تذکرہ کیا ہے کہ کسی نفس کو اس کی استعداد سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی جاسکتی اس حوالے سے تفصیلات کا ابھی ہم ذکر کر رہے ہیں۔

۲۔ دور جاہلیت میں بچوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا مگر اسلام نے انہیں بہت سے حقوق عطا فرمائے جیسے بچے کی زندگی کا تحفظ (قتل کی ممانعت) پیدائش کے بعد دودھ پلانا، بنیادی تعلیم کو فرض قرار دینا، اچھی تربیت دینا، بچوں کے ساتھ پیار و محبت، ان کے ساتھ رحم، جنس کے فرق سے قطع نظر بچوں سے حسن سلوک اور ان کو وراثت میں حصہ دار بنانا۔ان حقوق کی روشنی میں ایسے پیشے جہاں پر بچوں سے مشقت ان کی زندگی یا صحت کے لیے نقصان دہ ہو یا ان کی تعلیم کے راہ میں رکاوٹ، کی ممانعت اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔

۳۔ اس حوالے سے قانون سازی اور اس کی خلاف ورزی پر سزا کی بھی شرعاً اجازت ہے کہ تعزیرات کے باب میں اسلامی حکومت مختلف قوانین اور ان کی خلاف ورزی پر سزاؤں کا تعین بھی کر سکتی ہے۔

۴۔ کتاب و سنت بنیادی ضابطے فراہم کرتے ہیں۔صاحبان علم و دانش ان کو پیش نظر رکھ کر مختلف ادوار میں پیش آنے والے جدید مسائل کے حل کیلئے مخصوص حالات کے تناظر میں قوانین بنا سکتے ہیں۔

۵۔ اسلام نے بچوں کو عبادات، معاملات اور دیگر اہم امور میں بہت سہولیات دی ہیں اور ان سے سرزد ہونے والے اعمال پر گرفت نہیں کی ہے۔یہ تمام امور شریعت اسلامیہ کا امتیاز ہیں۔

ہم اس مسئلہ کے حوالے سے قرآن و سنت کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ آیا بچوں سے ان کی استعداد سے بڑھ کر مشقت و مزدوری لینا درست ہے یا نہیں؟

☆ جب حقوق باہم متعارض ہوں تو ان میں جس کا وقت تنگ ہو اسے ترجیح حاصل ہو گی ☆

قرآن کا اصولی ضابطہ...... طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں:

قرآن حکیم نے یہ اصولی ضابطہ دیا ہے کہ وہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف میں مبتلا نہیں کرتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **لا تکلف نفس الا وسعها** (٦) (کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی) **لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعها** (٧) (اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی وسعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا) **لا نکلف نفسا الا وسعها** (٨) (ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے) یہی وجہ ہے کتاب وسنت کے احکامات میں اس ضابطے کا لحاظ کیا گیا ہے اور بچے کو بنیادی احکامات شریعت سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

بچے گرفت سے بری:

مذکورہ قرآنی ضابطے کے مطابق تین طرح کے افراد کو مرفوع القلم قرار دیا گیا ہے یعنی ان کے اعمال پر گرفت نہیں ہے۔ (ا) حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

رفع القلم عن ثلاث عن النائم حتی یستیقظ وعن المجنون حتی یفیق وعن الصبی حتی تحتلم (٩)

(تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا دیا گیا سونے والے سے جب تک کہ وہ بیدار ہو جائے اور مجنون سے یہاں تک کہ اس کو افاقہ ہو جائے اور بچے سے یہاں تک کہ اس کو احتلام (بالغ) ہو جائے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

الم تعلم ان القلم رفع ثلاث عن المجنون حتی یفیق وعن الصبی حتی یدرک وعن النائم حتی یستیقظ (١٠)

(کیا آپ کو معلوم نہیں بلاشبہ تین افراد سے قلم اٹھا دیا گیا ہے مجنون سے یہاں تک کہ اس کو افاقہ ہو جائے بچے سے یہاں تک کہ اس کو احتلام ہو جائے اور سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے)

اس سے معلوم ہوا کہ سونے والے، مجنون اور بچے سے سرزد ہونے والے اعمال پر گرفت نہیں ہے گویا بچے

بلوغت تک اعمال پر جوابدہ نہیں سمجھا گیا۔ اسی طرح روزی کمانے کے لیے استعداد سے بڑھ کر باقاعدہ محنت و مشقت کرنا بھی ان کی ذمہ داری میں شامل نہیں ہے اور نہ ہی ان سے ایسا کام لینے کی اجازت ہے۔

بچوں پر رحم کرنے کا حکم:

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

لیس منا من لم یرّحم صغیرنا ولم یؤقر کبیرنا (۱۱)

(جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔ اور بچوں سے ان کی استعداد سے بڑھ کر محنت و مشقت کروانا خلاف رحم ہے)۔

چائلڈ لیبر......احکامات شریعت کے عمومی تصور کے خلاف:

مذکورہ بالا کتاب و سنت کے چند بنیادی ضابطوں کے بعد ہم انسانی زندگی کے تین ادوار کے حوالے سے بحث کرتے ہیں جس میں بچوں کے بارے احکامات کے حوالے سے شریعت کا مزاج مکمل طور پر ہمارے سامنے آجائے گا یہ ادوار حسب ذیل ہیں۔ (۱) دور تمیز تک، (۲) بلوغت تک (۳) بعد از بلوغت۔

۱۔ **دور تمیز (شعور) تک**: یہ دور ساتویں سال تک ہے کیونکہ اس عمر میں بچے کو تمیز و شعور آجاتا ہے۔ اس دور میں بچے پر لاگو ہونے والے احکامات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (۱) حقوق العباد (۱۲) حقوق العباد کی دو اقسام ہیں۔

(ا) **حقوق مالیہ کا نیابۃ لزوم**: یہ بچے پر لازم ہوں گے کیونکہ ان صورتوں میں صرف مال لازم آتا ہے جو ولی اس کی طرف سے نیابۃ ادا کر سکتا ہے جیسے تلف شدہ چیزوں پر ضمان، اجیر کی اجرت اور زوجہ کا نفقہ وغیرہ۔ (۱۲۔الف)

(ب) **حق قصاص کا عدم لزوم**: قصاص بچے پر لازم نہیں کیونکہ بچے کے فعل کی وجہ سے اس کو سزا نہیں دی جاسکتی اور یہ حق نیابۃ بھی ادا نہیں ہوسکتا ہاں اگر دیت لازم ہو تو وہ بچے کی طرف سے ولی ادا کریگا۔ امام ابن نجیم اس حوالے سے تحریر کرتے ہیں۔

ولا قصاص علیہ و عمدہ خطا (۱۳)

اور اس (بچے) پر کوئی قصاص نہیں اور اس کا جان بوجھ کر قتل بھی خطا شمار ہوگا۔

☆ الاصل بقاء ما کان عل ما کان ☆ بنیادی طور پر جو چیز جس حالت پر ہو اسی پر باقی رہتی ☆

(ا) حقوق اللہ:

(الف) عبادات کا عدم لزوم (۱۴)

بچے پر ایمان، بدنی عبادت (نماز)، مالی و بدنی عبادت (حج) مالی عبادت (زکاۃ) کوئی بھی چیز لازم نہیں ہوتی ہے امام ابن نجیم اس حوالے سے رقمطراز ہیں۔

فلا تکلیف علیه بشیء من العبادات حتی الزکاة عندنا (۱۵)

(سو بچے پر عبادات میں سے کوئی چیز لازم نہیں یہاں تک کہ ہمارے نزدیک زکوۃ بھی)

نوٹ: شوافع کے ہاں زکوۃ لازم نہیں ہے مگر احناف کے ہاں لازم ہے کیونکہ ولی نیابۃ ادا کر سکتا ہے۔

(ب) حدود کا عدم لزوم (۱٦)

بچے پر حدود (سرقہ، زنا، قذف، شراب، ارتداد) جاری نہیں ہوتیں۔ امام ابن نجیم اس حوالے سے تحریر کرتے ہیں۔

ولا بشئی من المنهیات فلا حد علیه ولو فعل شیئا منها (۱۷)

(اور منع کی ہوئی چیزوں میں سے کوئی لازم نہیں ہے، چنانچہ اگر اس نے کسی امر کا ارتکاب کیا تو حد جاری نہ ہوگی۔ اسی طرح امام جلال الدین سیوطی کے نزدیک بھی حدود بچے پر لازم نہیں ہوتیں) (۱۸)

عقود اور تصرفات قولیہ کا باطل ہونا:

ادا کی عدم اہلیت کی وجہ سے اس کے اقوال و تصرفات قولیہ پر کوئی اثر شرعی مرتب نہیں ہوتا ہے ان کے عقود اور تصرفات قولیہ باطل ہوں گے اور ان کا اعتبار نہ ہوگا۔ (۱۹)

میدان جنگ میں بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت:

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے:

نهی رسول الله عن قتل النساء والصبیان (۲۰)

رسول اللہ ﷺ نے (میدان جنگ میں) خواتین اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

☆الاجر والضمان لایجتمعان ☆ اجرت اور ضمانت ایک ہی شی میں جمع نہیں ہوسکتیں☆

۲۔ دورتمیز سے بلوغت تک:

دورتمیز (ساتویں سال) سے بلوغت تک احکامات اس طرح ہیں۔

(۱) حدود وقصاص کا عدم لزوم: قصاص وحدود اس دور میں بھی بچے پر لازم نہیں آتے جیسا کہ امام نجیم اورامام سیوطی حوالے سے بیان ہو چکا ہے حضرت عطیہ القرظی کہتے ہیں۔

عرضنا علی رسول الله ﷺ یوم قریظة فکان من انبت قتل و من لم ینبت خلی سبیله فکنت فمن لم ینبت فخلی سبیلی (۲۱)

(ہمیں قریظہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا سو جن کے بال اگے ہوئے تھے ان کو قتل کر دیا گیا اور جن کے نہیں اگے تھے (یعنی نابالغ تھے) ان کو چھوڑ دیا گیا میرا تعلق دوسرے گروہ سے تھا سو مجھے چھوڑ دیا گیا۔)

(۲) عبادات...... تربیت کے لئے: بچے پر عبادات بھی لازم نہیں ہوتیں مگر نماز کے فرض ہونے سے پہلے اس کی ٹریننگ کے لیے ادائیگی کا حکم دیا۔

(الف) نماز:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

علموا الصبی الصلوة ابن سبع سنین واضربوه علیها ابن عشرة (۲۲)

(بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر میں نماز کی ادائیگی کے لیے مار و ایک اور روایت میں اسطرح الفاظ ہیں۔)

مروهم بالصلوة وهم ابناء سبع واضربوهم وهم ابناء عشر (۲۳)

(ان کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں نماز کیلئے مارو۔)

(ب) روزہ:

اسی طرح صحابہ کرامؓ بچوں کو روزہ کی ٹریننگ کے لیے ان کو روزہ رکھواتے حضرت ربیع بنت معوذ کی روایت میں ہے:

و نصوم صبیاننا و نجعل اللعبة من العهن فاذا بکا احدهم علی

الطعام اعطینا ذلک حتی یکون عند الافطار (۲۴)

(اور ہم اپنے بچوں کو (عاشورہ کا) روزہ رکھواتے اور ان کے لیے اون کا کھلونا بناتے جب ان میں سے کوئی کھانے کے لیے روتا تو ہم اس کو کھلونا دیتے یہاں تک کہ افطار کے نزدیک بھی (ان کو بہلاتے)۔

(ج) حج:

اسی طرح حج کی ادائیگی پر اجر وثواب کی بات موجود ہے اور صحابہ وصحابیات بچوں کو تربیت کے لیے حج کرواتے۔ ایسی صورت میں بلوغت کے بعد دوبارہ حج کرنا لازم ہوتا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں:

رفعت امراۃ صبیالھا الی رسول اللہ ﷺ فقالت یا رسول اللہ ﷺ الھذا قال نعم ولک اجر (۲۵)

(ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں بچہ لائی عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا اس پر حج ہے فرمایا ہاں اور تیرے لیے بھی اجر ہوگا۔)

حضرت سائب بن یزیدؓ کی روایت ہے:

قال حج بی ابی مع رسول اللہ ﷺ فی حجۃ الوداع (۲۶)

(میرے والد مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے لیے حجۃ الوداع کے موقع پر لے آئے حالانکہ میں سات سال کا تھا۔)

امام ترمذی فرماتے ہیں:

وقد اجمع اھل العلم ان الصبی اذا حج قبل ان یدرک فعلیہ الحج اذا ادرک لا تجزی عنہ تلک الحجۃ عن حجۃ الاسلام (۲۷)

(اہل علم کا اجماع ہے کہ بلا شبہ بچہ جب بالغ ہونے سے پہلے حج کرے تو بلوغت کے بعد حج دوبارہ لازم ہوگا اور وہ حج اسلام کے حج (فرض حج) کا بدل نہ ہوگا۔)

(۳) تصرفات مالیہ (۲۸)

☆ تخصیص العام بالنیۃ مقبولۃ دیانۃ لا قضاء ☆

اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(الف) تصرفات نافعہ (جوکہ محض نفع کا باعث ہوں) ھبہ، صدقہ، وصیت کو قبول کرسکتا ہے اس میں ولی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔

(ب) تصرفات ضارۃ (جوکہ محض ضرر کا سبب ہوں) ھبہ کرنا، وقف کرنا یہ تصرفات درست نہیں بلکہ اصلاً انعقاد نہیں ہوتا حتیٰ کہ ولی کی اجازت سے بھی درست نہیں۔

(ج) تصرفات متردّدۃ (نفع ونقصان کے مابین) بیع، اجارہ اور دیگر مالی معاملات یہ چیزیں بچے کی اہلیت ادا کے اصل کے اعتبار سے درست ہیں مگر یہ کہ اہلیت کے ناقص ہونے کے باعث ولی کی اجازت پر موقوف ہیں۔ اجارہ کے حوالے سے فقہاء کی آراء کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

جہاد کی مشروط اجازت:

اس دور میں بچے کی جسمانی طاقت، جنگی مہارت اور جذبہ کو دیکھ کر جہاد کی اجازت دی جاسکتی ہے جیسا کہ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کو غزوہ احد کے موقع پر چودہ برس کی عمر میں جہاد کی اجازت نہ ملی جبکہ یوم خندق کو پندرہ سال کی عمر میں اجازت مل گئی۔ (۲۹)

حکم استیذان بلوغت کے ساتھ مشروط:

تمام لوگوں کو گھر میں اجازت طلب کرکے داخل ہونے کا حکم ہے مگر بچوں کے لیے استثنا کا حکم ہے اس حوالے سے قرآن کا حکم اس طرح ہے:

و اذا بلغ الاطفال منكم الحلم فليستاذنوا (۳۰)

(اور جب تم سے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو ان کو اجازت طلب کرنا چاہیے)

بلوغت تک یتامی کے معاملات چلانے کا حکم:

قرآن حکیم نے یتامی کے اولیاء کو نہ صرف ان کے معاملات ان کے بالغ ہونے تک چلانے کا حکم دیا بلکہ معاملات مکمل طور پر ان کے سپرد کرنے کے لیے شرط ''رشد'' کا بھی تذکرہ کیا قرآن حکیم کے الفاظ اس طرح ہیں:

وابتلوا الیتامیٰ حتی اذا بلغوا النکاح فان آنستم منھم رشدا فادفعوا الیھم اموالھم۔(۳۱)

(اور یتیموں (کے معاملات) کو سدھاتے رہو جب تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں پھر اگر ان میں ہوشیاری دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔)

(۳) دور بلوغت کے بعد:

اس دور میں جملہ احکامات شرعیہ لازم ہونگے عقود وتصرفات کے لئے ولی کی اجازت کی قطعاً ضرورت نہیں۔ نتیجۂ بحث: اس تمام بحث سے ثابت ہوا کہ استعداد سے بڑھ کر چائلڈ لیبر عمومی مزاج شریعت کے خلاف ہے نیز اہم اور بنیادی احکامات شریعت میں بچے کو ذمہ دار نہیں بنایا گیا اس لیے باقاعدہ محنت ومشقت میں بھی اس کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

سیرت طیبہ اور چائلڈ لیبر:

رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کی طرف نظر دوڑائیں تو آپ ﷺ کے بچپن کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ملتی ہے کہ آپ ﷺ سخت محنتی تھے اس حوالے سے آپ ﷺ نے بھرپور بچپن گزارا مگر روزگار کیلئے یا اجرت کے لئے محنت ومزدوری نہیں کی۔ ذیل میں ہم چند ایک امور کا تذکرہ کرتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کا بکریاں چرانا:

حضور ﷺ قبیلہ بنو سعد میں اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ بکریاں چرانے جاتے۔ ایک دن فرشتے آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کر کے آپ ﷺ کے قلب اطہر کو غسل دیا اس موقعہ کو شق صدر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے سیرت ابن ھشام کے الفاظ یہ ہیں۔

واسترضعت فی بنی سعد بن بکر فبیننا انا مع اخ لی خلف بیوتنا نرعی بھما لنا۔(۳۲)

سوال یہ ہے کہ کیا حضور ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائیں؟ حضور ﷺ کا بکریاں چرانا تو ثابت ہے مگر اس بات میں اختلاف رائے ہے کہ آپ ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائیں یا نہیں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا۔

☆عام کی تخصیص نیت کے ساتھ دیانۃ مقبول ہوتی ہے نہ کہ قضاء☆

ما بعث اللّٰہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ و انت فقال نعم

• کنت ارعاھا علی قراریط لاھل مکۃ۔(۳۳)

(اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ اس نے بکریاں چرائیں تو صحابہ کرام نے پوچھا آپ نے؟ فرمایا ہاں (میں نے بھی چرائیں) مکہ والوں کیلئے ''قراریط'' پر چرایا کرتا تھا۔

قراریط سے مراد:

اس امر میں اختلاف رائے ہے کہ قراریط سے مراد کیا ہے؟

(۱) دینار کے ٹکڑے کا نام ہے یہی وجہ ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الاجارۃ میں ذکر کیا ہے۔

(۲) یہ مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے جیسا کہ امام عینی اور کرمانی نے لکھا ہے۔(۳۴)

امام عینی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں ابراہیم حربی کا قول ہے کہ قراریط ایک مقام کا نام ہے جو اجیاد کے قریب ہے ابن جوزی نے اس قول کو ترجیح دی ہے۔ امام عینی امام ابن جوزی کے مؤقف پر دلائل دیتے ہوئے فرماتے ہیں قراریط سے درہم و دینار مراد نہیں بلکہ جگہ ہے اس پر دو دلائل ہیں۔

(۱) کلمہ علی کی اصل وضع استعلاء کیلئے ہے اور اس کا حقیقی معنی قراریط سے جگہ مراد لینے سے ہی ممکن ہے اور اس کا تقدیر پر اطلاق مجاز ہے اور حقیقی معنی نہ پائے جانے پر ہی مجازی معنی مراد لیا جا سکتا ہے۔

(۲) ایک اور روایت میں ہے **کنت ارعی غنم اھلی بجیاد** اور مکہ میں (مکہ کے نچلی طرف ایک جگہ) جیاد میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا یہ بھی دلالت کرتی ہے کہ کبھی حضور ﷺ جیاد میں چراتے اور کبھی قراریط میں۔(۳۵)

امام عینی فرماتے ہیں کہ ابن اسحاق اور واقدی کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی عمر اس وقت بیس سال تھی۔(۳۶)

اس ساری بحث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اجرت پر بکریاں نہیں چرائیں اور علی سبیل التنزل اگر یہ بات مان لی جائے آپ ﷺ نے اجرت پر بکریاں چرائیں تو پھر بھی اس سے چائلڈ لیبر کا ثبوت نہیں ملتا کیونکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک اس وقت بیس سال تھی ہاں بچپن میں آپ ﷺ نے

☆یقین شک کی وجہ سے زائل نہیں ہوتا☆ (فقہی ضابطہ)

بکریاں چرائیں اس میں نہ تو عمر کے حوالے سے دوسری رائے ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ آپ ﷺ نے اس دور میں کوئی اجرت وصول نہیں کی۔

''نوٹ'': اگر امام بخاری اور امام ابن ماجہ کی اس حدیث کو کتاب الاجارۃ میں ذکر کرنے کی وجہ سے اجرت پر حضور ﷺ کے بکریاں چرانے والے قول کو ترجیح بھی دے دی جائے اور علامہ شبلی نعمانی کی رائے کے مطابق یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک دس بارہ برس کی تھی تب بھی یہ قابل اعتراض بات نہیں ہے اور آج بھی اس عمر کے بچوں کو مناسب ماحول جو کہ ان کی تعلیم اور جسمانی ذہنی صحت کو متاثر نہ کرے، میں اجرت کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے ہاں غیر مسلم ایک اور حوالے سے اعتراض کرتے ہیں جو کہ ہم جواب سمیت علامہ شبلی نعمانی کے الفاظ میں بیان کرتے ہیں ''فرانس کے ایک نامور مؤرخ نے لکھا ہے کہ ''ابو طالب چونکہ محمد ﷺ کو ذلیل رکھتے تھے (معاذ اللہ) اس لیے ان سے بکریاں چرانے کا کام لیتے تھے'' لیکن واقعہ یہ ہے کہ عرب میں بکریاں چرانا معیوب کام نہ تھا ''بڑے بڑے شرفاء اور امراء کے بچے بکریاں چراتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ عالم کی گلہ بانی کا دیباچہ تھا، زمانہ رسالت میں آپ ﷺ اس سادہ اور پر لطف مشغلہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ آپ ﷺ صحابہؓ کے ساتھ جنگل میں تشریف لے گئے، صحابہؓ جھڑ بیریاں توڑ توڑ کر کھانے لگے آپ ﷺ نے فرمایا جو خوب سیاہ ہو جاتے ہیں زیادہ مزے کے ہوتے ہیں، یہ میرا اس زمانہ کا تجربہ ہے جب میں بچپن میں یہاں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ (شبلی نعمانی، سیرت النبی ۱:۱۸۱۲) (۲)

شام کی طرف سفر تجارت میں شمولیت:

حضرت ابو طالب تجارت کا کاروبار کرتے تھے قریش کا دستور تھا سال میں ایک دفعہ تجارت کی غرض سے شام کو جایا کرتے تھے آنحضرت ﷺ کی عمر تقریباً بارہ برس کی ہوگئی کہ حضرت ابو طالب نے حسب دستور شام کا ارادہ کیا، سفر کی تکلیف یا کسی اور وجہ سے وہ حضور ﷺ کو ساتھ نہیں لے جانا چاہتے تھے لیکن آنحضرت ﷺ کو ابو طالب سے اسقدر محبت تھی کہ جب ابو طالب چلنے لگے تو آپ ان سے لپٹ گئے ابو طالب نے آپ ﷺ کی دل شکنی گوارہ نہ کی اور ساتھ لے لیا۔ (۳۷)

(۴) حرب فجار میں شرکت:

حضور ﷺ کی جوانمردی اور بہادری میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ جب آپ ﷺ چودہ یا پندرہ برس کے ہوئے تو قریش اور قیس کے قبیلہ کے مابین جنگ ہوئی قریش کے تمام خاندانوں نے اس معرکہ میں اپنی اپنی فوجیں قائم کی تھیں اس جنگ میں آپ ﷺ نے براہ راست کسی پر ہاتھ نہ اٹھایا کہ جنگ حرمت والے مہینوں میں لڑی جارہی تھی مگر حضور ﷺ تیر اٹھا کر ان کو دیا کرتے تھے۔ (۳۸)

نتیجہ کلام:

۱۔ ان تمام واقعات سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ بچپن میں محنت ومشقت کرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ سفر تجارت ہو یا جنگ میں شرکت یا بکریاں چرانا یا کوئی اور محنت ومشقت کا کام ہاں باقاعدہ روزی کمانے کے لئے استعداد سے بڑھ کر محنت ومشقت کا ثبوت نہیں ملتا۔

۲۔ ان امور سے حضور ﷺ کی زبان دانی اور بہتر نشوونما میں کوئی رکاوٹ نہ ہوئی بلکہ وہ مقصد جس کی وجہ سے قبیلہ بنو سعد میں تشریف لے گئے تھے وہ بدرجہ اتم پورا ہوا۔

حضرت انسؓ کا اپنے بچپن میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت کرنا:

حضرت انسؓ خود ہی روایت فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی دس سال مدینہ طیبہ میں خدمت کی اس وقت میں ایک لڑکا تھا میں ہر کام اس طرح نہ کرتا تھا جس طرح میرے صاحب (حضور ﷺ) چاہتے تھے مگر حضور ﷺ نے اس دوران میرے کاموں پر کبھی اف تک نہ فرمایا ایک اور روایت میں انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اخلاق کے اعتبار سے سب لوگوں سے بڑھ کر تھے انہوں نے مجھے ایک دن کسی کام کے لیے بھیجا تو میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور میں نے دل میں کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا ہے اس لیے جاؤں گا سو میں باہر نکلا تو بچوں کو بازار میں کھیلتے ہوئے دیکھا (تو میں بھی وہاں ٹھہر گیا) رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری گردن کی پشت (گدی) سے پکڑا اس پر میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے فرمایا اے انیس (پیار سے تصغیر کے ساتھ) جہاں میں نے جانے کا حکم دیا تھا وہاں جاؤ میں نے عرض کیا اچھا جی۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے سات سال یا نو سال آپ ﷺ کی خدمت کی مگر

حضور ﷺ نے مجھے کبھی کسی کام پر نہ جھڑکا (ابو داؤد، سلیمان بن اشعث ۲۷۵ھ، سنن، کتاب الادب، ۳۱۰:۲ مکتبہ امدادیہ ملتان) خطیب تبریزی (صاحب مشکوۃ) کمال فی اسماء الرجال میں حضرت انس بن مالکؓ (خادم رسول اللہ ﷺ) کے احوال لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہجرت مدینہ کے وقت حضرت انس کی عمر دس سال تھی ان روایات کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے دس سے سترہ سال یا انیس سال کی عمر تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ان روایات سے درج ذیل امور ثابت ہوئے۔

چھوٹے بچوں سے خدمت لی جا سکتی ہے۔ اس خدمت کے دوران ان پر سختی نہیں ہونی چاہیے۔ کام بچوں کی استعداد کے مطابق ہونا چاہئے۔ معلم انسانیت کی بارگاہ میں براہ راست تعلیم و تربیت کے مواقع میسر آتے رہے۔

فقہائے اسلام اور چائلڈ لیبر:

فقہائے اسلام نے بھی چائلڈ لیبر پر مختلف حوالوں سے گفتگو کی ہے ذیل میں ہم چند ایک اہم فقہاء کرام کی آراپیش کر رہے ہیں۔

امام مالک اور چائلڈ لیبر:

امام مالک بن انس (م ۱۷۹ء) کی معروف کتاب المدونۃ الکبری میں ہے:

ارایت لو ان صبیا اجرا نفسه وهو صغیر بغیر اذن ولیه اتجوز هذه الاجارة ام لا (قال) لا یجوز الاجارة)

(آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک بچہ حالت صغر میں اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنے آپ کو کسی مزدوری پر لگائے تو کیا یہ اجارہ درست ہے؟ فرمایا یہ اجارہ جائز نہیں ہوگا)

امام ابن قدامہ ۶۲۰ھ اور چائلڈ لیبر:

امام ابن قدامہ چائلڈ لیبر کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار یوں فرماتے ہیں اگر ولی نے بچے کو یا اس کے مال کو مدت تک اجرت پر لگایا پس وہ اس دوران بالغ ہو گیا تو ابو خطاب فرماتے ہیں کہ اس کو اجارہ ختم کرنے کا حق نہیں ہے کہ حق ولایت کی وجہ سے وہ عقد لازم ہے سو وہ بالغ ہونے سے باطل نہ ہوگا۔

یہ (اجارہ) نکاح کے مشابہ نہیں ہے کیونکہ اس کی مدت کا تعین ممکن نہیں ہے اور وہ ہمیشہ کے

لئے عقد ہوتا ہے (اور اجارہ میں مدت کا تعین ہوتا ہے) یہی بات امام شافعی نے فرمائی ہے اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ بالغ ہو جائے تو اس کو اختیار ہے کیونکہ یہ اس کے منافعوں پر عقد ہے جبکہ وہ اپنے اوپر تصرف کا مالک نہیں ہے جب وہ مالک ہوا تو اس کے لیے اختیار ثابت ہوا جیسے اس لونڈی کے لیے ثابت ہوتا ہے جبکہ وہ کسی خاوند کے نکاح میں ہوتے ہوئے آزاد ہوتی ہے بعد ازاں حنابلہ کا موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ عقد لازم ہے اس کے بعد اس کے لزوم کی کیفیت کی وضاحت یوں کرتے ہیں اگر بچے کو یا اس کے مال کو اجرت پر لگانے والا ولی فوت ہو جائے یا معزول کر دیا جائے تو ولایت دوسرے ولی کی طرف منتقل ہو جائے تو یہ عقد باطل نہ ہوگا۔

(ابن قدامہ، المغنی، ۵:۱۰۸، مکتبۃ الریاض الحدیثۃ الریاض)

اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ مالکیہ کی طرح حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ بھی چائلڈ لیبر کو درست مانتے ہیں ہاں اس بات میں اختلاف رائے ہے کہ بلوغت کے بعد اجارہ فسخ کرنے کا اختیار بچے کو ملتا ہے یا نہیں۔ (اس کی تفصیل ابھی بیان ہوئی)

امام کاسانی ۵۸۷ھ اور چائلڈ لیبر:

امام کاسانی چائلڈ لیبر کے حوالے سے اپنی ماہرانہ رائے کا اظہار یوں کرتے ہیں اسی طرح باپ کا، قاضی کا اور مالک کے امین کا کیا ہوا عقد اجارہ بھی نافذ ہوگا کیونکہ شرعی طور پر یہ لوگ قائم مقام ہیں لہٰذا باپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی کام میں اپنے بالغ بچے کا اجارہ کرے (یعنی اسے مزدوری پر لگا دے) کہ باپ کو اپنے چھوٹے بچے پر اس طرح حق ولایت (تصرف کا اختیار) حاصل ہوتا ہے جس طرح اسے اپنے آپ پر حاصل ہوتا ہے کیونکہ باپ کو طبعی طور پر بیٹے پر وہی شفقت ہوتی ہے جو اسے اپنی ذات پر ہوتی ہے اس کے بعد وہ بچوں سے اجارہ کروانے کی ایک اہم وجہ کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

ان ایجارہ فی الصناع من باب التھذیب والتادیب والریاضۃ:

بلاشبہ کسی فن اور کاریگری کے کام میں بچے کا اجارہ کرنا اسے مہذب بنانے، اس کی تربیت کرنے اور ٹریننگ کے باب میں سے ہے۔ (کاسانی، بدائع الصنائع مترجم مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور، ۱۹۹۳ء) (کاسانی، بدائع الصنائع، ۴:۸، ۱۷۷، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ۱۴۰۰ھ)۔

☆ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے ☆

بچپن میں با قاعدہ مشقت...... تعلیم وتربیت سے محرومی کا سبب:

بچپن میں با قاعدہ محنت ومشقت کی صورت میں عام طور پر بچے تعلیم وتربیت سے محروم رہ جاتے ہیں اور بچوں کی تعلیم وتربیت والدین کے فرائض میں سے بھی ہے۔اس لیے سدالذرائع کے طور پر بچپن میں با قاعدہ مشقت ومحنت کی ممانعت کرنی چاہیے تا کہ تعلیم وتربیت سے محرومی کا سبب نہ بنے جس کا کتاب وسنت میں جابجا حکم دیا گیا ہے۔

(۱) **یایها الذین آمنوا قوا انفسکم و اهلیکم نارا۔(۴۰)**

(اے صاحبان ایمان اپنے آپ کواور اپنے اہل وعیال کوآگ سے بچاؤ)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا:

طلب العلم فریضة علی کل مسلم۔(۴۲)

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان (مردوعورت) پر فرض ہے۔

(۴) حضورﷺ نے فرمایا:

ما نحل والد ولدا من نحل افضل من ادب حسن۔(۴۳)

(کوئی والداپنی اولادکواچھےادب سے بڑھ کرکوئی تحفہ نہیں دے سکتا)۔

(۵) اس روایت میں تربیت کاخصوصی تذکرہ ہے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا:

من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیامة انا وهو کهاتین وضم اصابعه۔(۴۴)

(جس نے دولڑکیوں کی بلوغت تک پرورش کی وہ اور میں قیامت کے روز اس طرح ہوں گے درانحالانکہ آپﷺ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔

(۶) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا:

لا یکون لاحدکم ثلاث بنات او ثلاث اخوات فیحسن الیهن الادخل الجنة۔(۴۵)

(تم میں سے کسی ایک کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں پھراس نے ان کے ساتھ احسان (تعلیم وتربیت) کیا تو ضرور جنت میں داخل ہوگا)۔

ان آیات واحادیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کی تعلیم وتربیت انتہائی ضروری ہے اور با قاعدہ

محنت ومشقت کی صورت میں عام طور پر بچے تعلیم وتربیت سے محروم ہوجاتے ہیں اس لیے پیشگی اقدامات کرتے ہوئے چائلڈ لیبر پر پابندی ہونی چاہیے۔

کل وقتی اور جز وقتی کام کرنے کی اجازت:

قدرے عقل وشعور کے دور میں جب تعلیم وتربیت کے ایک حدتک مراحل طے کر لیے ہوں اس کے بعد کل وقتی اور جز وقتی کام کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم وتربیت کو پورا کرتے رہیں تو اس کی اجازت ہے قانونی ڈکشنری میں ہے That teen agers can work during school years on school days and weekends also specific hours during day that they can work(46) ایسی صورت میں بچے کی تعلیم متاثر نہیں ہوتی اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ سیرت طیبہ اور فقہاء کے حوالے سے بھی بیان ہوا۔

اضطراری حالات اور چائلڈ لیبر:

گذشتہ بحث سے یہ معلوم ہوا کہ عام حالات میں باقاعدہ اور استعداد سے بڑھ کر چائلڈ لیبر درست نہیں اس پر پابندی ہونی چاہئے کیونکہ شریعت کا عمومی مزاج بھی اسی بات کا تقاضا کرتا ہے اور بچپن کی تعلیم وتربیت بھی اسی بات کی مقتضی ہے ہاں اضطراری حالات میں اس کی مطلقاً اجازت ہے کیونکہ ایسے حالات میں شریعت نے حرام اور ناجائز چیزوں کو بھی جائز قرار دیا ہے قرآن حکیم میں ہے **وقد فصل لکم ما حرم علیکم** (اور تحقیق وہ (اللہ) واضح کر چکا ہے جو کچھ اس نے تم پر حرام کیا مگر **الا ما اضطررتم الیہ** (۴۷) جبکہ تم اس کے کھانے کی طرف مجبور ہوجاؤ) تو گویا صراحۃ حرام چیزوں کو بھی اضطراری حالت میں جائز قرار دیا ہے مگر یہ بات ضرور ہے کہ اس کا غلط استعمال نہیں ہونا چاہیے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے **کاد الفقران یکون کفرا** (۴۸) (قریب ہے کہ غربت کفر کا سبب بن جائے) تو غربت وافلاس میں ایمان سے محروم ہونے کی بات بھی ہوسکتی ہے اس لیے حالات میں جب غربت بہت زیادہ ہو اور اس کے حل کے لیے نہ تو معاشرہ کچھ کرے اور نہ ہی حکومت اور خاندان میں کوئی بڑا سرپرستی کرنے والا بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لیے بے سہارا بچوں کے لیے چائلڈ لیبر کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں رہتا۔

☆ **الضرورات تبیح المحظورات** ☆ ضرورتیں ممنوعات کو مباح کردیتی ہیں ☆

اضطراری حالت کا خاتمہ:

غربت وافلاس کی وجہ سے چائلڈ لیبر پر مجبور ہونے والے لوگوں کے مسائل کا حل کر دیا جائے اور اگر ''اس کے باوجود بچوں سے ان کی استعداد سے بڑھ کر اور ممنوع پیشوں میں لیبر کروائیں تو ان کو قانون کے مطابق کڑی سے کڑی سزا دی جائے اس مسئلہ کے حل کے تین مراحل ہیں (۱) معاشرہ (۲) حکومت (۳) معاشرہ کی سطح پر اقدامات۔ اگر ہم اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں تو اس مسئلے کا حل بہت حد تک ممکن ہو جاتا ہے جیسے:......

۱۔ ہر کوئی اپنے پڑوس میں رہنے والے بے سہارا اور غریب لوگوں کا سہارا بنے اور پڑوسیوں کے حقوق کو پورا کریں اور حضور ﷺ کی اس حدیث مبارکہ پر عمل پیرا ہوں:

لیس المومن الذی یشبع وجارہ جائع۔(۴۹)

(وہ کامل مومن نہیں ہے جو خود تو سیر ہو مگر اس کا پڑوسی بھوکا ہو)

۲۔ ہم میں سے کوئی اپنے رشتہ داروں میں غریب لوگوں کی مدد کریں تو بھی مسئلہ کا حل ممکن ہے کیونکہ اس طرح کے افلاس زدہ لوگ یقیناً کسی نہ کسی کے رشتہ دار ہوں گے اور قرآن حکیم کی تعلیمات اس حوالے سے اس طرح ہیں۔

(۱) **وآت ذا القربی حقہ۔(۵۰)**

(اور تم رشتہ داروں کو ان کا حق دو)

(ب) **یسئلونک ما ذا ینفقون قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین۔(۵۱)**

(وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں آپ فرما دیجیے کہ جو کچھ تمہیں مال سے خرچ کرنا ہے سو وہ حق ہے والدین کا اور رشتہ داروں کا)

ان آیات میں قرابت داروں کے حقوق ادا کرنے اور پھر ترجیحات میں سب سے پہلی ترجیح والدین اور پھر رشتہ داروں کو بیان کیا۔

۲۔حکومتی سطح پر اقدامات:

(۱) حکومت کے فرائض میں ہے کہ وہ اس طرح کے بے سہارا لوگوں کی کفالت کرے تا کہ مجبوری کی

وجہ سے چائلڈ لیبر ختم ہو سکے اس ضمن میں حضور ﷺ کا وہ ارشاد پیش نظر رہنا چاہیے:

فایما مومن ترک مالاً فلیرثه عصبة من کانوا فان ترک دینا او ضیاعا فلیاتینی و انا مولاه۔(۵۲)

(سو جو کوئی مومن مال چھوڑے تو اس کے ورثاء اس کے مالک ہوں گے اور اگر وہ قرض چھوڑے یا بے سہارا بچے تو وہ میرے پاس آئیں تو میں ان کا والی (سرپرست) ہوں)۔

حضور ﷺ ایک اسلامی ریاست کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے یہ بات فرما رہے ہیں تو کوئی بھی اسلامی حکومت اس امر کی پابند ہے کہ بے سہارا لوگوں کی کفالت کرے۔

(۲) بے روزگاروں کو روزگار دیا جائے وگرنہ ان کو بے روزگاری الاونس دیا جائے جیسا کہ کئی ممالک میں رائج ہے۔

(۳) بین الاقوامی سطح پر اقدامات:

بین الاقوامی تنظیمات غریب ممالک پر چائلڈ لیبر کے نام پر پابندیاں لگا کر اور اس کی مصنوعات کو عالمی منڈی میں پابندیاں لگا کر مزید کمزور کر کے ان کی مشکلات میں اضافہ نہ کریں بلکہ بین الاقوامی تنظیمات جائزہ لیں کہ وہ کونسی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے چائلڈ لیبر ہو رہی ہے غریب ومفلس لوگوں کی مدد کرنے کے لیے پروگرام بنائیں ایسے ممالک کی مدد کریں اور حکومت سے ملکر ایسے گھرانوں کا سروے کروائیں تاکہ ان لوگوں کے حقیقی مسائل سے آگہی حاصل کر کے ان کا حل کیا جاسکے مزید براں بین الاقوامی تنظیمات کو فنڈز دیتے ہوئے دو امور کا خیال رکھنا چاہیے۔

(۱) اگر حکومت کے ذریعے فنڈز خرچ کئے جائیں تو اس بات کا سختی سے نوٹس لیا جائے کہ ان فنڈز کا مصرف اسی حوالے سے ہو۔

(۲) انسانی حقوق کے نام سے کام کرنے والی تنظیمات کو بھی اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ زیادہ پیسہ انتظامی حوالے سے ہی نہ صرف کر دیں۔

خلاصہ بحث:

ہماری اس ساری بحث سے خلاصۃ جو چیزیں سامنے آتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں استعداد سے

بڑھ کر چائلڈ لیبر لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا کے قرآنی اصول کے خلاف ہے۔استعداد سے بڑھ کر چائلڈ لیبر حدیث ''رفع القلم عن ثلاث اور لیس منا من لم یرحم صغیرنا'' کے اصولی ضابطے کے خلاف ہے۔

فنی مہارت کے حصول کے لیے مختلف انواع کی استعداد کے مطابق چائلڈ لیبر درست ہے کہ یہ فنی تعلیم کے حصول کا عملی کا ذریعہ بھی ہے ایسی صورت میں بچے کے لئے اسلام کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی اور ضروری حد تک پڑھنا لکھنا ضروری ہے۔

با قاعدہ مشقت عمومی مزاج شریعت کے خلاف ہے کہ بہت سے بنیادی احکامات سے بچے کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

سیرت طیبہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے بچپن میں خود محنت کی (اجرت کے لیے مشقت کے بارے میں اختلاف کا ذکر ہو چکا) اور حضرت انس کا ایک طویل عرصے تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنا ثابت ہے۔

بچوں سے با قاعدہ محنت و مشقت جو عام طور پر ان کی تعلیم و تربیت سے محرومی کا سبب بنتی ہے سد الذرائع کے طور پر ناجائز ہونی چاہیے۔

عقل و شعور کی پختگی کے دور میں ایسی کل وقتی اور جز وقتی محنت و مشقت منع نہیں جو تعلیم کو متاثر نہ کرے۔ہاں اضطراری حالات میں جب ان کے خاندان، معاشرہ اور حکومت کی طرف سے کوئی سہارا نہ بنے تو چائلڈ لیبر مطلقاً جائز ہوگی۔

اضطراری حالات کے خاتمہ کے لیے معاشرہ اور حکومت کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور بین الاقوامی تنظیمات کو بھی پابندیاں لگانے کی بجائے ان کے مسائل کے حل میں مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔

حوالہ جات

۱۔ ابن نجیم المتوفی ۹۷۱ھ الاشباہ والنظائر: ۱۶۸ مطبوعہ ایچ۔ایم سعید کمپنی کراچی۔

۲۔ سیوطی، جلال الدین المتوفی ۹۱۱ھ، الاشباہ والنظائر: ۲۱۹، مطبعۃ مصطفیٰ البابی حلبی مصر، ۱۹۵۹ء۔

۳۔ سیوطی، الاشباہ والنظائر: ۲۱۹ رازی، فخر الدین المتوفی ۶۰۶، التفسیر الکبیر، ۹: ۸۸ مکتب الاعلام الاسلامیہ ۱۴۱۳ھ رازی، فخر الدین المتوفی ۶۰۶، ۲۴: ۳۰۔۲۹۔

☆جس نے قبل از وقت کسی شی کے حصول کی کوشش کی اسے اس سے محرومی کی سزا دی جائے گی☆

۴۔ henry campbell,black law dictionary:997

۵۔ as hornly.oxford pidtionary:469 oxford university press

۶۔ البقرۃ ۲:۲۳۳۔ ۷۔ البقرۃ ۲:۲۸۶۔

۸۔ الانعام، ۶:۱۵۲۔ الاعراف، ۷:۴۲۔ المؤمنون، ۲۳:۶۲

۹۔ الرازی، التفسیر الکبیر، ۲۴۔۲۹

۱۰۔ البخاری، محمد بن اسماعیل المتوفی ۲۵۶ صحیح ۲:۷۹۴، ۱۰۰۶ اقدیمی کتب خانہ کراچی، ۱۹۶۱ء۔

۱۱۔ الترمذی، محمد بن عیسیٰ المتوفی ۲۷۹ھ صحیح، جامع، ابواب البر والصلۃ ۲:۱۴۔

۱۲۔ زیدان، عبدالکریم، الوجیز: ۹۵ دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاہور ۱۲ الف عامہ کتب فقہ۔

۱۳۔ ابن نجیم الاشباہ والنظائر: ۱۶۹۔

۱۴۔ زیدان، الوجیز: ۹۵۔

۱۵۔ ابن نجیم، الاشباہ والنظائر: ۱۶۹۔

۱۶۔ زیدان، الوجیز: ۹۶۔

۱۷۔ ابن نجیم، الاشباہ والنظائر: ۱۶۹۔

۱۸۔ سیوطی، الاشباہ والنظائر: ۲۲۲۔

۱۹۔ زیدان، الوجیز: ۹۶۔

۲۰۔ البخاری، ۱:۴۲۳۔

۲۱۔ ابن ماجہ، ابواب الحدود، ۱:۱۸۲۔

۲۲۔ الترمذی، ابواب الصلوۃ ۱:۹۳ (مطبوعہ نور محمد کا ۸۵)۔

۲۳۔ الرازی، التفسیر الکبیر، ۲۴:۳۱۔

۲۴۔ البخاری، صحیح، کتاب الصوم، ۱:۲۶۳۔

۲۵۔ الترمذی، جامع، ابواب الحج، ۱:۱۸۵۔

۲۶۔ ایضاً۔ ۲۷۔ ایضاً۔

۲۸۔ زیدان، الوجیز: ۹۷۔

۲۹۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید المتوفی ۲۷۳ھ سنن، ابواب الحدود، ۱:۱۸۳ اقدیمی کتب خانہ کراچی اس حدیث کی بنا پر امام شافعی نے بلوغت کی عمر پندرہ سال مقرر کی ہے جبکہ احناف کے نزدیک بلوغت کی عمر کا تعین اس حدیث کی بنا پر بوجوہ نہیں ہوسکتا۔ (۱) جہاد میں جسمانی طاقت، جنگی مہارت اور جذبہ کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

ماجاز لعذر بطل بزوالہ ☆ جس کا استعمال عذر کی وجہ سے جائز ہو عذر ختم ہوتے ہی جواز بھی ختم ہوجائے گا۔

(۲) یہ حدیث مضطرب ہے کیونکہ اس کے مطابق غزوہ احد اور خندق کے درمیان ایک سال کا فاصلہ ہے جبکہ حقیقتاً دورانیہ دو سال کا ہے۔(جصاص، احمد بن علی الرازی ۳۷۰ھ احکام القرآن،۳: ۳۳۱) سہیل اکیڈمی لاہور۔

۳۰۔ النور،۲۴: ۵۹۔ ۳۱۔ النساء،۴: ۶۔

۳۲۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ،۱: ۱۸۵، مطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی بمصر۔

۳۳۔ البخاری، کتاب الاجارۃ،۱: ۳۰۱۔

۳۴۔ السہارنپوری، احمد علی المتوفی ۱۲۹۷ھ حاشیہ البخاری،۱: ۳۰۱، قدیمی خانہ کراچی، ۱۹۶۱ء۔

۳۵۔ عینی، بدرالدین محمود بن احمد المتوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ۱۲: ۸۰، دارالفکر (بیروت)۔

۳۶۔ ایضاً۔

۳۷۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ ۱: ۱۹۱۔ شبلی نعمانی سیرت النبی،۱: ۱۸۲۔

۳۸۔ نفس المصدر،۱: ۱۹۸۔

۳۹۔ اس سے مراد ہے ایسے جائز امور کی ممانعت جو کسی ناجائز کا سبب بنیں قرآن وحدیث میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

۴۰۔ التحریم،۶۶: ۶۔

۴۱۔ البخاری صحیح،۱: ۳۲۴۔

۴۲۔ ابن ماجہ، سنن مقدمہ،۱: ۲۰۔

۴۳۔ الترمذی، ابواب البر والصلۃ،۲: ۱۹۔

۴۴۔ خطیب تبریزی، ولی الدین محمد بن عبداللہ المتوفی ۷۴۳ھ مشکوۃ المصابیح: ۴۲۱، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۳۶۸ھ۔

۴۵۔ الترمذی، ابواب البر والصلۃ،۲: ۱۳۔

۴۶۔ black's law dictinary:339

۴۷۔ الانعام،۶: ۱۱۹۔

۴۸۔ خطیب تبریزی، مشکوۃ المصابیح، کتاب الاداب، ۴۲۹۔

۴۹۔ البخاری، الادب المفرد: ۳۹، مطبوعۃ المکتبہ الاثریۃ سانگلہ ہل، شیخوپورہ۔

۵۰۔ الاسراء،۱۷: ۲۶۔

۵۱۔ البقرۃ،۲: ۲۱۶۔

۵۲۔ البخاری، کتاب التفسیر،۲: ۷۰۵۔

☆اعمال الکلام اولی من اھمالہ ☆ کلام پر عمل کرنا اسے مہمل چھوڑنے کی نسبت اولیٰ ہے☆